



سوال

(160) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کا اثر ہو گیا تھا چنانچہ بخاری شریف مصری باب السحر جلد ۴ صفحہ ۱۵ مسلم شریف باب السحر ۲ صفحہ ۲۲۱ اور نیل الاوطار مصری باب جاء فی حد السحر جلد ۷ ص ۱۴۷، میں مفصل احادیث مسطور ہیں۔

بخر کہا ہے کہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کے لیے یہ بھی گھڑ لیا گیا ہے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی یہود نے سحر کیا تھا اور آپ نعوذ باللہ مسحور ہو گئے تھے۔ العیاذ باللہ پیغمبر علیہ السلام پر سحر کا عمل ہو جانے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسحور ہو جائیں یہ کس طرح ممکن ہے؟

(۱)۔ زیر اور بخر میں کون حق پر ہے؟

(۲)۔ کیا اس کو انکار حدیث کہہ سکتے ہیں جب کہ بخر کو حدیث بھی دکھائی گئی ہو اور وہ تسلیم نہ کرے۔

(۳)۔ اس کے ساتھ اقتداء بالصلوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

(۴)۔ اس کے اس رسالہ کے پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے جس میں اس نے اسی موضوع پر بحث کی ہو چنانچہ خط کشیدہ عبارت اس کے رسالہ مذکورہ کی ہے۔

(۵)۔ ان تَبَيَّنُوا الْاَرْجُلَ مَنْحُوْرًا (بنی اسرائیل)

اس کا کیا جواب ہے؟ مینو بال دلیل تو جرو عند اللہ الجلیل۔ (المستفتی: قاضی محمد نواز ساکن واجل ضلع ڈیرہ غازیخان (پنجاب)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو لوگ بخاری کی حدیث سے انکار کرتے ہیں ان کی بڑی دلیل یہ آیت ہے:

ان تَبَيَّنُوا الْاَرْجُلَ مَنْحُوْرًا (بنی اسرائیل)



”یعنی کفار کہتے ہیں تم نہیں اتباع کرتے مگر ایک جادو کیے گئے کی۔“

آیت و حدیث میں کوئی تعارض نہیں، کفار کی مراد مسحور سے دیوانہ ہے، جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو اور حدیث بخاری میں حافظہ پر اثر مراد ہے چنانچہ حدیث میں تصریح ہے :

«حتی انه لیخیل الیہ انه فعل الشیء و ما فعله»

”یعنی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوتا کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے اور درحقیقت کیا نہ ہوتا۔“

ان الفاظ سے دو باتیں ثابت ہونیں ایک یہ جادو کا اثر حافظہ پر تھا عقل پر نہ تھا کیونکہ کام کرنے نہ کرنے کے متعلق یاد نہ رہنا یہ حافظہ کا کام ہے اور حافظہ اور عقل دو قوتیں الگ الگ ہیں دیکھئے پچپن میں حافظہ قوی ہوتا ہے اور عقل کم اور معمر ہو کر عقل بڑھ جاتی ہے اور حافظہ میں فرق آجاتا ہے۔ پس حافظہ پر اثر ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ عقل پر بھی اثر ہو۔

دوسری بات ان الفاظ سے یہ معلوم ہوئی کہ حافظہ پر اثر سے بھی یہ مراد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ قرآن مجید بھول گیا ہو اس طرح کا کوئی اور نقصان ہو گیا ہو بلکہ یہ صرف اس حد تک تھا کہ جزوی فعل میں کبھی بھول چوک ہو جاتی اور جزوی فعل میں بھول چوک معمولی بات ہے۔ مثلاً نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کئی دفعہ رکعتیں بھول گئے اور فرمایا ”انسی کما تنسون“ یعنی جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔“

بتلائے! یہ بھولنا کوئی دین میں نقصان دہ تھا پس اگر جادو کے اثر سے عام بھولنے کی نسبت کسی قدر زیادہ بھول چوک ہو جاتی ہو تو یہ بھی دین کے منافی نہیں بلکہ بعض روایات میں اس جزوی فعل کی تعیین بھی آئی ہے۔ فتح الباری میں ہے۔

(قد قال بعض الناس ان المراد بالحدیث انه کان صلی اللہ علیہ وسلم یخیل انه وطنی زوجاتہ ولم یکن وطنہ وبذا کثیراً یأتی فی الاصل فی المناہج فلا یجدان یخیل الیہ فی الیقظۃ قلت وبذا قل ورد صحیحانی روایہ ابن عمیر فی الباب الذی یلی ہذا ولفظہ حتی کان یری انه یاتی النساء ولایا تہن فی روایہ الحمیدی انه یاتی اہلہ ولایا تہن۔) (فتح الباری باب الجزء ۲۴، ص ۲۳۵)

”بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث میں مراد یہ ہے کہ آپ کو اپنی بیویوں کے پاس جانے کا خیال آتا مگر آئے نہ ہوتے اور ایسا خیال خواب میں بہت آتا ہے پس بیداری میں بھی کوئی بعید نہیں میں (صاحب فتح الباری) کہتا ہوں کہ جو کچھ بعض نے حدیث کی مراد بیان کی ہے یہ بعض روایتوں میں صحیحاً آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں کے پاس آنے کا خیال آتا مگر آئے نہ ہوتے۔“

اور فتح الباری کے اسی صفحہ میں ہے!

(وفی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما عند ابن سعد مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانخذ عن النساء والطعام والشراب فبیط علیہ مکان) (الحدیث)

”ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے اور عورتوں اور کھانے پینے سے روکے گئے پس آپ پر دو فرشتے اترے (جنہوں نے جادو کرنے والے کا نام اور جن اشیاء میں جادو کیا اور جہاں ان کو دفن کیا سب بتلا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اشیاء کو نکلوا خدا نے شفا دے دی۔)

اور فتح الباری میں اس سے چند سطر پہلے ایک روایت کے یہ الفاظ ذکر کئے ہیں :

”حتی کا دینکر بصرہ“

”یعنی جادو کے اثر سے قریب تھا کہ آپ کی بصارت میں فرق آجائے۔“

ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ جادو کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن پر ایسا ہی ہوا تھا جس یظاہری امراض سے بدن میں کمزوری آجاتی ہے اور اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور اشیاء



وغیرہ بند ہو جاتی ہیں۔

رہا عقل اور سمجھ کا معاملہ اور وحی تبلیغ کا سلسلہ اس میں کوئی فرق نہیں آیا اسی لیے فرشتے اترے اور انہوں نے سب کچھ بتا دیا یہاں تک کہ خدا نے شفا دے دی، اگر وحی میں فرق پڑ جانا تو فرشتے کس طرح اترتے؟ پس واقعہ نبوت کے منافی نہیں بلکہ یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مزید تائید ہے۔

فتح الباری میں ہے:

((وقی فی مرسل عبدالرحمن بن کعب عند ابن سعد فقلت اخذ لبید بن الاعصم ان یحون نبیا فینبئ والافیذہ بلذ السحر حتی یدب عقلت)) (فتح الباری: جزء ۲۳، ص ۳۳۵)

”عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لبید بن اعصم (یہودی جس نے جادو کیا تھا اس) کی بہن نے کہا اگر یہ نبی ہوگا تو اس کو خدا کی طرف سے اطلاع مل جائے گی (کہ فلاں نے جادو کیا اور فلاں شے میں کیا اور فلاں جگہ دفن کیا) اور اگر نبی نہ ہو تو یہ جادو اس کی عقل کو نقصان پہنچانے گا، یہاں تک کہ اس کی عقل کو لے جائے گا۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چونکہ وحی انی اور فرشتے آئے، اور سب حال کھول کر بتلادیا کہ فلاں شخص نے جادو کیا اور فلاں فلاں شے میں کیا اور فلاں کنوئیں میں دفن کیا۔ چنانچہ بخاری وغیرہ میں اس کی تفصیل ہے تو لبید بن اعصم کی بہن کے قول کے مطابق یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہوا اور یہ بالکل ایسا ہے جیسے جنگ خیبر کے موقع پر آپ کو زہر دینے والی یہودیہ عورت نے بھی یہی کلمے کہے تھے اگر یہ نبی ہوگا تو اس کو زہر نقصان نہیں دے گا یعنی اس سے ہلاک نہیں ہوگا ورنہ بدنی تکلیف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ہوئی اور ہمیشہ رہی یہاں تک کہ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سے وفات پائی مگر چونکہ یہ وفات آپ کی خلاف معمول معجزانہ تک میں تھی کیونکہ عادت کے مطابق تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت ہلاک ہو جانا چاہیے تھا جب کہ زہر دیا گیا نہ کہ کوئی سالوں کے بعد جب کہ نبوت کا مقصد پورا ہو چکا، نیز اسی گوشت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی جس میں زہر ملایا گیا تھا پس جیسے یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہے ایسے ہی جادو کا واقعہ ہے۔“

ناظرین خیال فرمائیں کہ جادو کرنے والے دشمن تو اس واقعہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل بناتے ہیں اور آپ کے نام لیوا کلمہ گو مسلمان اس کو نبوت کے منافی سمجھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر ہاتھ صاف کر رہے ہیں۔ انا للہ ساجد ہے۔

من از بیگانگان برگزیند عالم

کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

ایسے لوگوں سے بالکل قطع تعلق چاہیے اور امانت وغیرہ سے ہٹا دینا چاہیے مومن کی یہ شان نہیں کہ صحیح احادیث کا انکار کرے۔ (عبداللہ امرتسری روپڑی فتاویٰ روپڑی: جلد اول، صفحہ ۱۸۵، ۱۸۴)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص 352-356

محدث فتویٰ